سوال

(21) گستاخ رسول ﷺ کی شرعی سزا کے متعلق چند سوال اور جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سوال 1 : ڈنمارک اور ناروے کے حکمرانوں نے کہا ہے کہ قرآن قتل انسانی سے منع کرتا ہے اور لہذا گستاخانہ خاکوں کے کارٹونسٹوں کے قتل کا مطالبہ قرآن کے احکام سے مطابقت نہیں رکھتا ۔ کیا ان حکمرانوں کا یہ موقف صحیح ہے ؟

سوال 2 : کیا رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین نے کسی گستاخ رسول کو قتل کروایا ہے ؟

سوال 3 : مسلمانان عالم تحریک تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کے سلسلہ میں جو مختلف انداز میں سراپا احتجاج ہیں کیا یہ مظاہرے ، دھرنے ، جلوس ، شرعاً جائز ہیں ؟

سوال 4 : آپ نے نزدیک اس نازک اور شرعی مسئلہ کا کامیاب حل کیا ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ڈنمارک اور ناروے کے ان حکمرانوں کا یہ موقف از سرتا پا غلط ہے ہیں ، قرآن بلاشبہ ناحق قتل انسانی سے نہ صرف سخت منع کرتا ہے بلکہ اس کی روک تھام کےلیے قصاص کا قانون بھی پش کرتا ہے ۔ وَلَكُم فِي القِصاصِ حَياةٌ يا أُولِي الأَلبابِ کا مژدہ بھی سناتا ہے ۔ مگر یہ حکم اور قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے ،یعنی جب کوئی فرد قرآن کی توہین کرتا ہے یا حامل قرآن کی گستاخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتا ہے یا دین اسلام پر طعنہ زنی کرتا ہے تو وہ قرآن کے احکام اور نصوص کے مطابق واجب قتل ہے ۔ جیسا کہ ائمہ کفر ، سرکش معاندین اسلام ، اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انسانوں کو قرآن واجب القتل اور مباح الدم قرار دیتا ہے ، تفصیل کا یہ موقع ہے اور نہ فرصت ۔ سرے دست صرف دو آیات بطور نمونہ مشتے از خروارے پش خدمت ہیں :

وَإِن نَكَثوا أَيمـٰنَهُم مِن بَعدِ عَهدِهِم وَطَعَنوا فى دينِكُم فَقـٰتِلوا أَئِمَّةَ الكُفرِ إِنَّهُم لا أَيمـٰنَ لَهُم لَعَلَّهُم يَنتَهونَ ١٢ ... سورة التوبة

اگر یہ لوگ عہدوپیمان کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑدیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں، ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آجائیں۔"

امام المفسرین ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں :

ای عابوہ انتقصوہ ومن ہہنا اخذ قتل من سب الرسول اللہ ﷺ او من طعن فی دین الاسلام او ذکرہ تنقص (تفسیر ابن کثیر سورہ توبہ :12 ص346)

کہ جب کفر کے لیڈر اسلام میں عیب چینی کریں اور تنقیص کے مرتکب ہوں تو ان سے جنگ کرو۔

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو بدباطن رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا اسلام پر طعن کرے یا اس میں نقص نکالے تو وہ نام نہاد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، مغربی ہو یا مشرقی، جنوبی ہو شمالی، لیڈر ہو یا حکمران بش ہو یا اس کے چیلے چانٹے واجب القتل مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے۔

فَإِن تابوا وَأَقامُوا الصَّلوٰةَ وَءاتَوُا الزَّكوٰةَ فَخَلّوا سَبيلَهُم إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٥ ... سورة التوبة

''پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔''

امام ابن کثیر فرماتے ہیں :

ای من الارض وہذا عام المشہور تخصیصۃ بتحریم القتال فی الحرم (تفسیر بن کثیر ج2 ص343)

کہ امان کے مہینوں کے بعد مشرکوں کو جہاں بھی پاؤ قتل کرنے میں دریغ نہ کرو، مگر مسجد حرام کے پاس جب تک وہ مسجد حرام کے پاس تم سے جنگ نہ کریں۔ ورنہ بصورت دیگر وہاں بھی ان کو تہہ تیغ کرو۔

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں سے صرف میدان جنگ میں لڑنا ہی کافی نہیں بلکہ جس طریقہ سے تم ان پر قابو پا کر انہیں قتل کر سکتے ہو قتل کرو۔ (تفسیر کبیر) قرآن مجید کی پہلی آیت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر کوئی ذمی شخص دین اسلام میں طعنہ زنی کا مرتکب ہوگا تو اس عہد ذمہ کالعدم ہو جاتا ہے اور اس سے جنگ لڑنے کا ہمیں حکم ہے اور یہ امر ہر قسم کے شک وشبہ سے کہیں بالاتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے بڑھ کر دین اسلام میں کوئی طعن نہیں۔ کیونکہ اس سے شریعت کی توہین اور اسلام کی ہتک ہوتی ہے۔

صاحب سیف وقلم امام ابن تیمیہ حرانی رقم طراز ہیں :

ان الذمی اذا سب الرسول او سب اللہ او عاب الاِسلام علانیۃ فقد نکث یمینہ وطعن فی دیننا لانہ لاخلاف بین المسلمین وانہ یعاقب علی ذلک ویؤدب علیہ (الصارم المسلول ص16)

اگر کوئی ذمی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا علانیہ اسلام میں عیب نکالے تو اس نے اپنی قسم کو توڑ دیا اور ہمارے دین میں طعنہ زنی کا مرتکب ٹھہرا تو سا کو بلا کسی اختلاف اور نزاع کے سزا دی جائے گی اور اس کی تادیب کی جائے گی۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ مزید رقم طراز ہیں :

واما الشافعی فالمنصوص عنہ نفسہ ان عہدہ ینتقض بسب النبی ﷺ وانہ یقتل. (الصارم المسلول)

امام شافعی کے نزدیک نبی ﷺ کو گالی دینے سے معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے لہذا اگر ذمی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

امام ابن قیم ایک مقام پر بحث کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں :

فیھا تعیین قتل الساب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وأن قتلہ حد لا بد من استیفائہ، فإن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤمن مقیس بن صبابۃ، وابن خطل والجاریتین اللتین کا تتا تغنیان بہجائہ، مع أن نساء أہل الحرب لا یقتلن کما تقتل الذریۃ، وقد أمر بقتل ہاتین الجاریتین، وأہدر دم أم ولد الأعمی لما قتلہا سیدہا لأجل سبہا النبی صلی اللہ علیہ وسلماخرجہ ابوداؤد فی الحدود والنسائی فی تحریم الدم من حدیث ابن عباس سندہ قوی (زادالمعاد ج3 ص439)

یہ طے اور معین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہی ہے اور یہ تعزیر نہیں بلکہ حد ہے جس پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے مقیس بن ضبابہ، ابن خطل اوران دو لونڈیوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں کو قتل کرا دیا (حالانکہ شریک جنگ کافروں کی عورتوں کو قتل کرنے کی شرعا اجازت نہیں جیسے کہ بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا)''

آخر میں ایک حدیث صحیح میں پڑھتے چلیے:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: أمرت أن أقاتل الناس حتی یشھدوا أن لا إلہ إلا اللہ، وأن محمدا رسول اللہ، ویقیموا الصلاۃ، ویؤتوا الزکاۃ (صحیح بخاری ج1 ص8)

کہ عبداللہ عمر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک برسر پیکار اور معرکہ آراء رہا ہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی صدق دل سے گواہی نہ دیں اور نماز نہ پڑھیں اور زکوۃ دینے نہ لگ جائیں۔''

خلفائے راشدین اور صحابہ کا اجماع:

اس بات پر خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل اور مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے، یعنی اس کے قصاص میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا چنانچہ امام ابن قیم رقم طراز ہیں:

ہذا إجماع من خلفاء الراشدین ولا یعلم لہم فی الصحابۃ مخالف (زادالمعاد ج3 ص440)

ائمہ اربعہ کا فتویٰ:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی کتاب ''الصارم المسلول'' میں ارقام فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات کا گستاخ اور آپ پہ لعن دینے والا اور گالی بکنے والا اگرچہ مسلمان ہو یا کافر بالاتفاق علمائے اسلام قتل کیا جائے گا اس میں کوئی بھی مخالف نہیں، ائمہ اربعہ مالک ابوحنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ کا یہی مذہب اور فتوی ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا دونوں آیات، حدیث رسول، خلفائے راشدین، تمام صحابہ، ائمہ اربعہ، اور سلف و خلف کی تفسیر اور توضیح سے واضح ہوا کہ اللہ تعالی اور رسول ﷺ کو گالی دینے والا، دین اسلام میں عیب نکالنے والا اور قرآن کی توہین کرنے والا اور رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپنے والا کسے باشد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، واجب القتل اور مباح الدم ہے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ وغیرہ محققین اور اسلامی قوانین کے غواص ایسے بدنصیب کو توبہ کرنے کی مہلت دینے کے بھی قائل نہیں۔ لہذا ڈنمارک، ناروے وغیرہ ملکوں کے حکمرانوں کے اس ادعاء میں قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ قرآن مطلق انسانی قتل کے خلاف ہے۔ اگر انہوں نے قوانین اور حدود کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس مغالطے کا شکار نہ ہوتے۔ ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جواب سوال نمبر 2: جی ہاں عبداللہ بن خطل اور اس کی 2 لونڈیوں کو قتل کرا دیا تھا کہ وہ اپنے گیتوں میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں۔ اسی طرح انہوں حویرث بن نقید کو بھی آپ نے قتل کروا دیا تھا کہ وہ آپ کی ہجو کا مرتکب تھا۔ (صحیح البخار حاشیہ نمبر 8 ص614) اسی طرح کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرا دیا تھا کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا

دیتا تھا اور ہجو کرتا تھا (صحیح بخاری ج 2 ص 576) اور ابورافع عبداللہ بن ابی الحقیق کو قتل کروادیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکتا اور آپ کے دشمنوں کا تعاون کرتا تھا ۔ اسی طرح مقیس بن ضبابہ کو بھی آپ کے حکم کے قتل کیا گیا وغیرہ غرضیکہ ایسے اور بھی بہت بدنصیب ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی پاداش میں قتل کردیا گیا اور یہ عمل آج تک پیہم چلا آرہا ہے ۔

جواب سوال نمبر 3 : تحفظ ناموس رسالت کےلیے موجود جلوس ، دھرنے ، ہڑتالیں اور مظاہرے موجود جمہوری اور معروضی حالات میں شرعاً جائز لگتے ہیں مشہور عام صحیح حدیث ہے سے جواز کسی حدتک ممکن لگتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا :

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده ، فإن لم يستطع فبلسانه ، فإن لم يستطع فبقلبه ، وذلك أضعف الإيمان (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری)

کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اس کو زور بازو سے ختم کرے ، اگر اس کا بازو میں اتنی طاقت نہ ہو تو زبان کیساتھ اس کا خلاف صدائے احتجاج بلند کرے ، اور اگر صدائے احتجاج کی طاقت اور اجازت نہ ہو تو دل سے اس برائی کیساتھ سمجھوتہ نہ کرے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے ۔

اور یہ بات عیاں راچہ بیاں کی مکمل مصداق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات برکات کے انکار کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات کی گستاخی ، اسلام اور قرآن کی توہین اور گستاخی اکبر المفکرات اور تمام برائیوں سے بڑی برائی ہے ۔

لہٰذا اس برائی کیخلاف مسلمانوں کا یہ احتجاج اور اشتعال و ہیجان ان کی قومی غیرت کا اظہار نہ صرف فطری اور طبعی امر ہے بلکہ روشن ضمیر مسلمانوں کے ایمان کی شناخت اور پہچان بھی ہے ، اور یہ توہین آمیز خاکوں اور قرآن کی بے ادبی کے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ یہ ایک طے شدہ پلان کا حصہ ہیں جس کے ذریعے اہل توحید کی اسلامی غیرت اور ملی جذبات کا جائزہ لینے کیلیے تیار کیا گیا ہے ۔ تاکہ بعد ازاں اسلام اور مسلمانوں پر کاری ضرب لگا کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے ۔ یعنی یہ فری میسن اور صہیونی تحریک کی ابتدائی کاروائی لگتی ہے ۔ لہٰذا ان توہین آمیز خاکوں کے خلاف اہل توحید ، غیور مسلمانوں اور رسالت کے پروانوں کے یہ جلوس ، دھرنے ، ہڑتالیں اور مظاہرے چونکہ جمہوری دور میں صدائے احتجاج کے مختلف انداز اور مظاہر ہیں ، اس لیے یہ نہ صرف شرعاً جائز ہیں بلکہ مسلمانوں کا ملی ، شرعی ، آئینی ، قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے اور بقائے باہمی کے اصولوں کے عین مطابق ہے مگر توڑ پھوڑ کے ہم حامی نہیں ۔ یہ ملکی املاک کا اتلاف ہے جس کی تائید نہیں کی جاسکتی ۔

جواب سوال نمبر (4) : جیسا کہ ہم سوال نمبر 3 کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ امریکہ میں توہین قرآن کے دلدوز واقعات اور ڈنمارک اور دوسرے مغربی ممالک کی طرف سے بے لگام صحافت اور آزادی اور اظہار رائے کے بہانہ رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی روح فرسا خاکے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ۔ بلکہ امت مسلمہ کی اسلامی حمیت دینی عصبیت قومی غیرت اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت اور عقیدت شیفتگی وابستگی اور قرآن مجید کی صداقت اس کی تلاوت اور اس کے جہادی احکام کے ساتھ گرویدگی اور وارفتگی کی بنیادوں کی مضبوطی اور گہرائی کا جائزہ لینا مقصود ہے اگر یہ بنیادیں کھوکھلی اور ناپائیدار ثابت ہوں تو مناسب وقت پر اپنی حربی قوتوں کو یکجا کر کے مسالمانوں پر کاری ضرب لگا کر اسلام اور مسلمنوں کو صفحہ ہستی سے اوجھل اور نابود کر دیا جائے یا پھر علی الاقل اسلام کے دونوں مرکزوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ حفظھما اللہ پر قبضہ کر کے عالم اسلام اور دوسرے مسلم ملکوں کو اپنی نو آبادیات بنالیا جائے فری میسن اور صہیونی تحریکیں مسلمانوں کی بیخ کنی جیسے غیر انسانی اور ناپاک مقاصد کے حصول کیلیے انڈر گرانڈ سازشوں کا تانا بانا تیار کرنے میں شب و روز مصروف چلی آرہی ہیں اس تناظر میں یہ ہڑتالیں ، دھرنے اور مظاہرے اپنی تمام ترافادیت کے باوجود اس ملی شرعی اور قومی مسئلے کے مستقل اور پائیدار حل نہیں اس لیے ہمارے نزدیک مستقل اور پائیدار حل کیلیے یکے بعد دیگر حسب ضرورت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے لازمی اور ناگزیر ہیں ۔

(1) : ۔ ۔ ۔ سب سے پہلے اقوام متحدہ کے تمام مسلمان ارکان اس قدر منظم اور بھرپور مطالبہ کریں کہ وہ اسلام سمیت رائج مذاہب ان کی کتابوں کو ان کے انبیاء کے ناموس کے تحفظ کیلیے بین الاقوامی تعزیری قانون سازی پر مجبور ہو جائے ۔

(2) ۔ ۔ ۔ اگر اقوام متحدہ اس پر تیار نہ ہو تو سلامتی کونسل اور دوسرے بین الاقوامی اداروں پر دستک دی جائے اگر وھاں بھی کامیابی نہ ہو تو پھر نہ صرف ان تمام اداروں کا بائیکاٹ کر کے امریکہ ، ڈنمارک ، ناروے اور ان کے حامی ملکوں کے سفارت خانے بند کردیئے جایئں اور اپنے سفیر واپس بلا کر ان سے کیئے گئے تمام سیاسی اقتصادی معاہدے کلعدم قرار دے کر

اپنا الگ اسلامی بلاک اور تجارتی منڈی قائم کی جائے۔

(3)۔۔۔۔ان ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کر دی جائے اور عرب کے سرمایہ دار شیوخ اور دوسرے تمام مسلمان سرمایہ دار مغربی ملکوں کے بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اپنی بین الاقوامی اسلامی بینک قائم کر کے اپنے پاوں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اللہ کا دیا ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے۔ یہ کوئی انہونا کام نہیں ضرورت صرف اسلامی عصبیت، دینی حمیت اور قومی غیرت اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط مگر مخلصانہ محبت اور توکل علی اللہ کی ہے۔ اللہ کے فضل سے دولت ہمارے پاس ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے کہنہ مشق ایٹمی سائنسدان موجود بین الاقوامی شہرت کے مالک جج وکلاء سفراء اور دانشور صحافی اور پالیسی ساز اور کہنہ مشق جنرل اور لاکھوں کی تعداد میں مسلح افواج، ایٹم بم اور میزائیل موجود اور مزید تیار کرنے کی صلاحیت موجود۔ لہذا اقوام متحدہ کے مقابلے میں مسلم امہ کے روشن مستقبل کیلیے مالی، جانی قربانی سے دریغ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر امت مسلمہ ایسا نہیں کرتی تو مسالمان حکمران، فرمان روا، لیڈر اور سرمایہ دار یہ یاد رکھیں کہ ان کی حوس اقتدار ان کی عیش و وشرت اس کو دنیا میں ذلت و خواری سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانہ سکیں گی۔

کیونکہ اسلام کا فروغ استحکام ناموس رسول کے تحفظ کا میاب حل صرف جہاد فی سبیل اللہ میں مضمر ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کیلیے اتحاد اور اسلامی بلاک کا قیام بعجلت تام ازبس ضروری اور ناگزیر ہے۔ لہذا اسلامی بلاک بنا کر اپنے تمام مالی، سیاسی، ایٹمی وسائل جمع کر کے جہاد فی سبیل اللہ کا اعلان کر دینا چاہیے۔ پھر دیکھیے اللہ کی نصرتیں اور مدد کس طرح سے غزیان فی سبیل اللہ کا استقبال اور قدم بوسی کرتی ہیں۔ اِن تَنصُروا اللَّهَ يَنصُركُم وَيُثَبِّت أَقدامَكُم ڈاکٹر اقبال بھی مسلمانان عالم سے یہی مطالبہ کرتے کرتے اللہ کو پیارے ہوگئے ع

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلیے

کشمیر کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

اللھم اعز الاسلام والمسلمین جیشا کانوا مشارق الارض ومغاربھا

ایں دعا از من و جملہ جہاں آباد (عفیف)

دادیم نشاں زگنج مقصود ترا ما گرنہ رسیدیم تو شاید برسی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص166

محدث فتویٰ